بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

درس رمضان المبارک

درس نمبر23

رمضان میں نیکیوں کی دوڑ

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلِكُلٍّ وِّجۡهَةٌ هُوَ مُوَلِّيۡهَا فَاسۡتَبِقُوۡا الۡخَيۡرٰتِ أَيۡنَ مَا تَكُوۡنُوۡا يَأۡتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيۡعًا إِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ (البقرہ:149)

ترجمہ: ہر ایک کے لئے ایک مطمح نظر ہے جس کی طرف وہ منہ پھیرتا ہے۔ پس نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جاؤ۔ تم جہاں کہیں بھی ہوگے اللہ تمہیں اکٹھا کر کے لے آئے گا۔ یقیناً اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ نَاسًا قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالْأُجُورِ يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَيَتَصَدَّقُونَ بِفُضُولِ أَمْوَالِهِمْ، قَالَ: أَوَلَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مَا تَصَّدَّقُونَ إِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةً وَكُلِّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةً وَكُلِّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةً وَكُلِّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةً وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ صَدَقَةٌ وَفِي بُضْعِ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ

(مسلم کتاب الزکوۃ از حدیقۃ الصالحین حدیث 696 صفحہ 657)

ترجمہ: حضرت ابو ذرؓ بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ دولت مند لوگ سارا ثواب لے گئے۔ وہ بھی نمازیں پڑھتے ہیں جس طرح ہم نماز پڑھتے ہیں اور روزے رکھتے ہیں اور پھر اپنے زائد اموال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا اللہ تعالیٰ نے تم کو مال نہیں دیا جو تم بطور صدقہ خرچ کرو؟۔ یاد رکھو! ہر تسبیح صدقہ ہے، ہر تکبیر صدقہ ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا صدقہ ہے، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنا صدقہ ہے، نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے، برائی سے روکنا صدقہ ہے، بلکہ وظیفہ زوجیت ادا کرنا بھی صدقہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

میرے آج کے درس کا عنوان ہے **"رمضان میں نیکیوں کی دوڑ"**

فَاسۡتَبِقُوۡا الۡخَيۡرٰتِ کے لفظی معنی ہیں نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنا، ہر نیکی کو کرنے میں جلدی کرنا اور اس پر استقامت اختیار کرنا یعنی نیکیوں میں آگے بڑھنے کے جذبہ کو قائم بھی رکھنا ضروری ہے۔ اوپر بیان ہونے والی سورت البقرہ آیت 149 میں انسان کی نجی اور جماعتی و قومی زندگی میں ترقی کا رہنما اصول بیان ہوا ہے اور وہ ہر نیکی اور اچھائی کے میدان میں دوسروں سے آگے بڑھنے کی نصیحت و تلقین اور عمل ہے۔ بالخصوص مسلمانوں کو نیکی اور بھلائی میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کا درس دیا گیا ہے۔ ویسے تو ایک مسلمان کی سارا سال ہی اس رہنما اصول کو اپنانے کی طرف توجہ رہتی ہے لیکن رمضان کے مبارک مہینہ میں جب نیکیوں کا بازار گرم ہوتا ہے ہر طرف نیکیوں کے میدان سجے ہوتے ہیں۔ اس کی ضرورت شدت سے محسوس ہوتی ہے اور ہر مومن دوسرے مومن سے آگے بڑھنے کی فکر میں رہتا ہے اور کوشش بھی کرتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"سابق بالخیرات بننا چاہئے ایک ہی مقام پر ٹھہر جانا کوئی اچھی صفت نہیں ہے۔ دیکھو! ٹھہرا ہوا پانی آخر گندا ہو جاتا ہے۔ کیچڑ کی صحبت کی وجہ سے بدبودار اور بدمزہ ہو جاتا ہے۔ چلتا پانی ہمیشہ عمدہ، ستھرا اور مزیدار ہوتا ہے۔ اگرچہ اس میں بھی نیچے کیچڑ ہوتا ہے۔ مگر کیچڑ اس پر کچھ اثر نہیں کر سکتا۔ یہی حال انسان کا ہے کہ ایک ہی مقام پر ٹھہر نہیں جانا چاہئے۔ یہ حالت خطرناک ہے۔ ہر وقت قدم آگے ہی رکھنا چاہئے۔ نیکی میں ترقی کرنی چاہئے۔ ورنہ خدا تعالیٰ انسان کی مدد نہیں کرتا اور اس طرح سے انسان بے نور ہو جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ آخر کار بعض اوقات ارتداد ہو جاتا ہے۔ اس طرح سے انسان دل کا اندھا ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی نصرت اُنہی کے شامل حال ہوتی ہے جو ہمیشہ نیکی میں آگے ہی آگے قدم رکھتے ہیں ایک جگہ نہیں ٹھہر جاتے

اور وہی ہیں جن کا انجام بخیر ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 456)

اگر ہم صحابہؓ کی نجی و مذہبی زندگی کو تاریخ کے آئینہ میں دیکھیں تو نیکیوں کے میدان میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی دوڑ لگی ہوئی نظر آتی ہے۔ کہیں مسجد میں پہلی صف میں بیٹھنے کے ثواب کے حصول کی خاطر اتنے صحابہؓ جمع ہو جاتے ہیں کہ قرعہ اندازی کروانے کا اظہار ہوتا ہے۔ کہیں اذان دینے کے شوق میں صحابہؓ میں قرعہ اندازی کروانی پڑتی ہے۔ صحابہؓ تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سُننے کے ہر وقت مشتاق نظر آتے تھے۔ وہ تو دیوانوں کی طرح اپنے ساتھیوں سے پوچھا کرتے تھے کہ کوئی تازہ ارشاد ہو تو بتاؤ تا اس پر عمل کیا جاسکے۔ مدینہ کے نواح میں بسنے والے صحابہؓ نے ڈیوٹیاں لگا رکھی تھیں کہ فلاں شخص فجر کی نماز اور فلاں شخص ظہر کی نماز اور فلاں فلاں باقی نمازوں پر مسجدِ نبوی میں حاضر ہوگا اور جو بھی حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہوا اس کو مدینہ کے نواح میں بسنے والے صحابہ تک پہنچائے گا تا وہ مدینہ کے صحابہ سے کسی طور پر بھی پیچھے نہ رہ جائیں۔

حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ میں مسابقت فی الخیرات کی دوڑ ہر میدان میں نظر آتی تھی۔ ایک دفعہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر عبادت کا ایک دروازہ ہوتا ہے، نمازی کے لئے الگ دروازہ ہے۔ روزے دار کے لئے الگ، جہاد کرنے والوں کے لئے الگ اور ہر مومن اپنی نمایاں عبادات کی وجہ سے متعلقہ دروازہ سے داخل ہوگا۔ حضرت ابو بکرؓ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی۔ کوئی ایسا شخص بھی ہے جو ان تمام دروازوں سے گزرے گا؟ تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مَیں اُمید کرتا ہوں کہ آپ اُن میں ایک ہوں گے۔

(بخاری کتاب الصوم)

تو یہ ہے اصل نیکیوں میں بڑھنے والوں کا رویہ اور خواہش کہ کاش! وہ ہر دروازے سے داخل ہوں اور کوشش یہ کرنی چاہئے کہ ہر قسم کی نیکی بجالائی جائے۔

مجمع الزوائد میں بیان ہوا ہے کہ ایک صبح فجر کی نماز کے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے پوچھا۔ آج روزہ کس نے رکھا ہے (نفلی روزے کی بات ہو رہی ہے)۔ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کی۔ مَیں نے رات ہی نفلی روزہ کی نیت کر لی تھی۔ پھر پوچھا مریض کی عیادت کس نے کی ہے؟ حضرت عمرؓ کہنے لگے صبح کی نماز کے بعد ابھی تو ہم یہیں ہی بیٹھے ہیں۔ وقت ہی نہیں ملا۔ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کی اے اللہ کے رسولؐ! مَیں راستے میں آتے ہوئے حضرت عبد الرحمٰن بن عوفؓ سے ان کی بیماری کا حال احوال پوچھ آیا ہوں۔ پھر آنحضورؐ نے پوچھا۔ کسی نے آج مسکین کو کھانا کھلایا ہے؟۔ حضرت عمرؓ نے پھر وہی بات دہرائی جبکہ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کی کہ مَیں جب مسجد میں داخل ہوا تو ایک سوالی کو کھڑا دیکھا تو اپنے بیٹے عبد الرحمٰن کے ہاتھ سے روٹی کا ٹکڑا لے کر اُس سائل کو دے آیا ہوں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا۔ اے ابو بکر! تمہیں جنت کی بشارت ہو۔ اس پر حضرت عمرؓ نے لمبی سانس لی اور کہا وائے جنت! تو مجھ سے دُور ہے۔ اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا دی۔ اللہ عمر پر رحم کرے۔ اللہ عمر پر رحم کرے جب بھی وہ نیکی کا ارادہ کرتا ہے۔ ابو بکر اُس سے سبقت لے جاتا ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت عمرؓ نے لمبی سانس لی اور کہا یہ بڈھا (پیار سے) کسی میدان میں آگے نہیں بڑھنے دیتا۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہؓ بھی نیکی کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑتے تھے۔ قادیان میں ایک نابینا حافظ، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پُرانے صحابہ میں سے تھے۔ ایک روز حکیم صاحب کے پاس گئے اور یہ شکایت کی کہ میرے کانوں میں شائیں شائیں کی آواز سنائی دیتی ہے اور سُنائی بھی کم دیتا ہے کوئی علاج بتائیں۔ حکیم صاحب نے بتایا کہ آپ کے کانوں میں خشکی ہے دودھ پیا کریں۔ اس پر انہوں نے کہا کہ روٹی تو مجھے حضورؑ کے لنگر سے مل جاتی ہے دودھ کہاں سے پیوں۔ اسی دوران حضرت مولوی شیر علی صاحب وہاں سے گزرے انہوں نے یہ ساری گفتگو سُن لی اور خاموشی سے چلے گئے۔ اسی روز رات کے وقت ایک شخص حافظ کے پاس آیا اور قریباً ڈیڑھ سیر دودھ دے کر چلا گیا اور پھر یہ سلسلہ جاری رہا وہ شخص خاموشی سے آتا اور دودھ دے کر چلا جاتا۔ حضرت حافظ صاحب نے یہ قصہ شیخ عبد العزیز کو سنایا۔ شیخ عبد العزیز فرماتے ہیں میرے دل میں خیال آیا کہ دیکھوں کہ یہ کون شخص ہے جو مسلسل ڈیڑھ سال سے دودھ لے کر آتا ہے اور کبھی ناغہ نہیں کرتا نہ ہی رقم کا مطالبہ کرتا ہے۔ چنانچہ اس خیال کے تحت میں ایک روز اس شخص کے آنے سے پہلے ہی حافظ صاحب کے دروازے کے آس پاس گھومنے لگا۔ اتنے میں ایک شخص ہاتھ میں برتن لیے ان کے گھر کے اندر چلا گیا۔ چونکہ سردیوں کے دن تھے حافظ صاحب اندر چارپائی پر بیٹھے تھے۔ اس شخص نے حسبِ معمول دودھ دیا۔ مَیں اُسے دیکھنے کے لیے جب اندر داخل ہوا وہ آہٹ سُن کر کونے میں جا کر کھڑا ہوگیا۔ اندھیرے کی وجہ سے مَیں اُسے پہچان نہ سکا۔ مَیں نے پاس جا کر پوچھا کہ بھائی تم کون ہو؟ مجھے دھیمی آواز آئی شیر علی۔ میں سخت شرمندہ ہوا کہ جس کام کو حضرت مولوی صاحب راز رکھنا چاہتے تھے مَیں نے اُسے افشاء کر دیا۔ مجھے دیر تک آپ کے سامنے جاتے ہوئے شرم محسوس ہوتی تھی۔

(سیرت شیر علی، منقول از الفضل 28 جون 2003ء)

ہماری زندگی کا مقصد یہی ہونا چاہیے کہ ہم نے نیکیوں میں ترقی کرنی ہے اور ہم جب اس ایک لگن اور ایک تڑپ کے ساتھ اِس دوڑ میں شامل ہوں گے تب ہی ایک نیک اور حسین معاشرہ قائم ہوگا ایسا معاشرہ جس میں عبادتوں کے بھی اعلیٰ معیار ہوں گے اور دوسری نیکیوں کے بھی۔ ہم سب میں ایک دوسرے کی نیکیوں کو دیکھ کر دل میں یہ خواہش رکھنی چاہیے کہ مَیں نے

اِس سے آگے بڑھنا ہے لیکن اس خواہش میں حسد نہیں ہونا چاہیے۔ گویا نیکیوں میں آگے بڑھنا بھی اللہ کا فضل ہے جس کے حصول کے لئے اس میدان میں کوشاں رہنا چاہئے۔

آئیں! اب دیکھتے ہیں کہ اپنے پیارے امام کے ہر حکم کو دل میں اُتارنے اور نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کے لئے رمضان میں کون سے میدان سرگرم ہیں۔ گھر میں بسنے والے افراد خانہ اور محلہ اور ماحول میں رہنے والے احباب جو نیکیاں کما رہے ہیں۔ اُن سے مقابلہ کرتے ہوئے ہر نیکی کے میدان میں اوّل رہنا ہے اور یوں خدائی صفت ''الاوّل'' سے بھی مشابہت ہوگی۔ خدا کو ''ملنے'' یعنی اُس کا ہو جانے کا میدان گرم ہے۔ خدا کا ہو جانے کا میدان گرم ہے۔ خدا کو اپنا بنانے کا میدان گرم ہے۔ نمازوں میں مقابلہ کا میدان گرم ہے۔ نماز تہجد، نوافل پڑھنے کا میدان گرم ہے۔ ذکر الٰہی، تلاوت قرآن پاک، دروس میں شمولیت میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کا میدان گرم ہے۔ غرباء مفلس اور مستحقین افراد کی دیکھ بھال کا میدان گرم ہے جس کا رمضان کے ساتھ بہت گہرا تعلق ہے اس لئے صدقات میں آگے بڑھنے اور صدقۃ الفطر کی ادائیگی کا میدان ہے۔ جو صاحب نصاب ہیں اُن کو زکوٰۃ کی ادائیگی کر کے دوسروں سے آگے بڑھنے کی ضرورت ہے بالخصوص خواتین جن کے ہاں زیور ہیں اور وہ صاحب نصاب ہیں ان کو بھی اس طرف توجہ کرنی چاہئے۔ جماعت احمدیہ میں نیکیوں میں آگے بڑھنے کا ایک میدان جو رمضان میں لگتا ہے وہ تحریک جدید اور وقف جدید کے چندہ جات کی ادائیگی کا میدان ہے۔ ایک کسان کی طرح جو سورج ڈھلتے ہی ساتھ ساتھ فصل کاٹتا ہے اور کاٹی ہوئی فصل کو سنبھالنے کی فکر میں بھی رہتا ہے۔ اسی طرح رمضان میں روحانی فصل کاٹنے کے لئے تیزی بھی لانی ہے اور نیکیوں کا بازار پہلے سے زیادہ گرم کرنا ہے اور گزشتہ کی ہوئی نیکیوں پر شکرانے کے نوافل پڑھ کر ذکر الٰہی کر کے اپنی عبادات کے ارد گرد باڑ بھی لگانی ہے تا وہ محفوظ رہیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اتنی سعی کرنی ہے کہ رمضان کے آخیر میں ایک نومولود اور معصوم بچے کی طرح صاف ستھرے ہو کر رمضان کو الوداع کہنے والے ہوں۔ جس طرح بازار سے ہم اچھی اور عمدہ چیز خریدتے ہیں۔ اس طرح رمضان میں نیکیوں کے لگے بازار سے ہم نے اچھی خریداری کرنی ہے جو آئندہ آنے والے دنوں میں زادِ راہ کے طور پر کام آئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے ہر مسلمان پر یہ فرض قرار دیا ہے کہ وہ نیکیوں پر قائم ہو اور نہ صرف نیکیوں پر قائم ہو بلکہ ان میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش بھی کرے۔ تو جب آپس میں ایمان لانے والوں کو نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کا حکم ہے تو پھر یہ کس طرح برداشت ہو سکتا ہے کہ غیروں کے مقابلے میں کسی بھی قسم کی کوئی بھی نیکی ان کی کم ہو اور وہ دوسروں سے آگے نکلنے کی کوشش نہ کریں۔ کیونکہ نیکی کرنا اور نیک اعمال بجالانا تو صرف مومن کا ہی خاصہ ہے اور ہونا بھی چاہئے کیونکہ وہ اللہ کے نزدیک بہترین مخلوق ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ۔ اُولٰٓئِکَ ھُمۡ خَیۡرُ الۡبَرِیَّۃِ (البینۃ:8) یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے یہی ہیں وہ جو بہترین مخلوق ہیں۔ کیونکہ اب اسلام قبول کر کے اور ان لوگوں میں شامل ہو کر جن میں شامل ہونے کی ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نصیحت فرمائی تھی، حکم دیا تھا، مسیح و مہدی کو مان کر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ زیادہ مضبوط بندھن اور تعلق کا اگر دعویٰ کرتے ہیں تو آپ کے لئے اگر کامیابی کی کوئی راہ ہے اور آپ اگر اللہ تعالیٰ کے قرب اور اس کی رضا کو حاصل کرنا چاہتے ہیں تو پھر صرف اور صرف یہی راستہ ہے کہ نیکیوں میں آگے بڑھیں۔ یہی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ اگر تم مسلمان ہو اور پکے مسلمان ہو تو تمہیں خوشی سے اچھلنا چاہئے، خوش ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک راستہ دکھا دیا جو اس کی طرف لے جانے والا ہے۔''

(خطبہ جمعہ 10 ستمبر 2004ء)

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

(کمپوزڈ بائی: عائشہ منصور چوہدری۔ جرمنی)

✡✡✡✡